<u>**Rohtas Mahila College , Sasaram**</u>

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part 3 Hons paper 6th(2019-20)
Book-Lesaniyat kya hai
Topic:-Ulema-e-Lesaniyat ke nazariyat
continued

Scanned with CamScanner

جسکو ہم آج اردو کہتے ہیں۔ اس کا منبع اولی سندھ میں تیار ہوا ہوگا۔ سلیمان ندوی کا
کا خیال ہے کہ اس تاریخی شہادت کی ملک کی فراہمی ہے۔ جب مسلمان پہلی بار باقاعدہ طور پر ہندوستان میں
داخل ہوئے۔ چنانچہ ہندوستانی باشندے کے ساتھ میل جول و مقامی الفاظ کا ملاپ غیر ارادی طور پر
شروع ہوگیا۔ چنانچہ جب ایک ملک کی تہذیب دوسرے ملک کی تہذیب سے ملی تو ایک نئی زبان
وجود میں آئی جو آجکل اردو ہے۔ تاریخی اعتبار سے سلیمان ندوی کا بیان قابل توجہ ہے۔

اردو کی ابتدا کے سلسلے میں بعض حضرات دکن کی طرف بھی متوجہ دکھائی دیتے ہیں چونکہ
دکنی الفاظ سے انہیں شک و شبہ ہوتا ہے کہ اردو کا جائے آغاز دکن ہے۔ نصیر الدین ہاشمی
نے اپنی کتاب "دکن میں اردو" میں دکن کو اردو کا وطن قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ
قدیم اردو میں دکنی الفاظ کی اکثریت ہے کیونکہ اردو دکن کی پیداوار ہے۔ لیکن ہاشمی کا یہ
نظریہ درست نہیں ہے کیونکہ اردو زبان کا ساختیہ دراوڑی نہیں ہے اور نہ ہی مرہٹی اور گجراتی
کا ساختیہ ہے بلکہ ہندوستانی زبان کا ساختیہ ہے۔ اور جب یہ ہندوستانی زبان دکن پہنچی تو وہاں
دکنی کہلائی۔

ڈاکٹر شوکت سبزواری کا خیال ہے کہ اردو کا بنیادی ساختیہ پالی پراکرت سے نکلا ہے۔
لیکن انہوں نے اس سلسلے میں کوئی ٹھوس دلیل نہیں دی ہے۔ اس لیے لسانیات کے اکثر علماء ان کے
خیال سے متفق نہیں ہیں۔ شوکت صاحب نے "اردو زبان کا ارتقا" میں کہا ہے کہ اردو
ہندوستانی یا قدیم کھڑی بولی میں سے ایک ہے۔ اور جو ترقی کرتے کرتے آج اس حالت میں پہنچ گئی
ہے۔ شوکت سبزواری اس کتاب میں پراکرت اور
لیکن ان کا یہ خیال درست ہے کیونکہ پراکرت اور اپ بھرنش نے اردو کی ابتدائی مرحلے
میں اس کا ساتھ دیا اور پھر شوکت صاحب پالی اور اردو کا ایک ہی منبع قرار دیئے

Scanned with CamScanner

ہیں یعنی اردو زبان کا بنیادی ڈھانچہ پالی پراکرت سے تیار ہوا ہے لیکن اس سلسلے میں کوئی
ٹھوس دلیل نہیں دی ہے۔ اسلئے لوگ ان سے متفق نہیں کیونکہ پالی ایک مخلوط زبان تھی۔ جو اودھ
اور مگدھ صوبے مگدھ میں بولی جاتی تھی۔ اور رفتہ رفتہ اس پر شورسینی پراکرت کا اثر گہرا ہوگیا۔
یہ کہنا بالکل درست ہے کہ پالی خود ملی معجون مرکب تھی۔ بہرحال اس کتاب میں سبزواری
کی قدیم اور گہری بنیادوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور ایک اہم لسانی نکتے کی بحث چھیڑ
کر ہماری ذہن کو تلاش و جستجو کا عادی بناتے ہیں۔

ڈاکٹر شوکت سبزواری کا خیال ہے کہ اردو معیاری ہندوستانی بولی یا کھڑی بولی یا قدیم وسطی
بولیوں میں سے ایک ہے۔ اور یہی ماہر لسانیات کی رائے ہے۔ ڈاکٹر شوکت اور ماہرین لسانیات
بھی کھڑی بولی کو ہی اردو کا بنیادی ڈھانچہ قرار دیتے ہیں۔

اردو زبان کے سلسلے میں نئی مقامی نظریے کی تائید سائنسی حقیقت اور صداقت
کے خلاف ہے۔ بعض لوگ اردو کو کا بنیادی ڈھانچہ پنجابی کو قرار دیتے ہیں۔ بعض لوگ
ہریانی بعض لوگ برج بھاشا کو بعض لوگ پالی کو اور کھڑی بولی کو اردو کا مادر وطن
قرار دیتے ہیں لیکن میرے خیال میں کسی ایک نظریہ پر قناعت کر لینا ادبی تاریخ سے
عدم واقفیت ہوگی کیونکہ تحقیق سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اردو زبان کی پیدائش
کے متعلق کسی جزوی یا سادہ تصور کی گنجائش باقی نہیں رہی بلکہ حقیقت تو یہ
ہے کہ جس دور نے اردو زبان کو پیدا کیا وہ بہت ہی وسیع اور گہرا ہے۔

اردو کی پیدائش کے سلسلے میں یہ کہنا کہ اس کا بنیادی ڈھانچہ کوئی
سا ہے۔ اہم ضرور ہے لیکن ابتدائی ڈھانچہ کو حقیقت قرار دینا درست نہیں تھوڑی الٹ پھیر
کی گنجائش رکھنی ہوگی کیونکہ قدیم ہند آریائی علیحدہ ہے بلکہ جدید ہند آریائی زمانہ تک

Scanned with CamScanner

لسانی سانچے غلط ملط ہوتے آئے ہیں۔ اور آج تک موجود ہیں

میرے خیال میں اُردو زبان لہجہ برج بھاشا اور مغربی و فارسی کے میل سے بنی ہے اُردو کی پیدائش
کے متعلق میرا خیال ہے دہلی اور اس کے گرد و نواح میں پیدا ہوئی ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ
دہلی شروع سے ہی ہندوستان کی دارالسلطنت دارالسلطنت رہی ہے اور یہ کلیہ قاعدہ
ہے کہ جس ملک میں جس قوم کی حکومت ہوگی وہاں اس قوم کی زبان کو ہی فروغ ملے گا چنانچہ
جب دہلی پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تو وہ ہندوستانیوں کی زبان کو سمجھنے سے قاصر ہو
نتیجے کے طور پر ہندو مسلم باہمی اختلاط سے تیسری زبان وجود میں آئی جسے ہم اُردو کہتے ہیں

بہر حال اردو کی پیدائش کے متعلق ماہرین لسانیات میں اختلافات ہے
لیکن زیادہ تر اسی بات پر متفق ہیں کہ اُردو کا منبع اولی دہلی اور اس کے گرد و
نواح کا علاقہ ہے۔

Scanned with CamScanner